سیرت صحابہ

محمد وسیم اختر مفتی

عمر فاروق رضی اللہ عنہ

[''سیر وسوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۸ ——

سیرت وعہد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ قیصر و کسریٰ اور مصر و شام کے حکام جنگ کیے بغیر دعوت اسلام قبول کر لیں۔ خلیفۂ ثانی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی چاہتے تھے کہ عراق و ایران میں دور تک گھسنے (invasion) کی کارروائیاں نہ کی جائیں۔ فتح مدائن کے بعد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے پہاڑوں کے اس پار ایرانیوں کا پیچھا کرنے کی اجازت مانگی تو عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: میری خواہش ہے کہ صحراے عرب اور ایرانی سلسلہ ہاے کوہ کے بیچ کوئی بند ہو، وہ ہم تک پہنچ پائیں نہ ہم ان پر حملہ کریں۔ میرے خیال میں مسلمانوں کی سلامتی غنائم پر فوقیت رکھتی ہے۔ لیکن اس خطے میں پے در پے ہونے والے واقعات کی وجہ سے عمر رضی اللہ عنہ اپنی پالیسی پر عمل پیرا نہ ہو سکے۔ یہ ایرانی ہی تھے جن کی مسلسل عہد شکنیوں کی وجہ سے فتح ایران مکمل ہوئی، اگر وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کیے ہوئے معاہدات پر قائم رہتے تو امکان غالب تھا کہ ایران کے ایک بڑے حصے پر یزدگرد کی بادشاہت برقرار رہتی۔

جنگ قادسیہ میں شکست کھانے کے بعد شاہ یزدگرد حلوان پھر رے کی طرف فرار ہوا جبکہ جنرل ہرمزان موت کے منہ سے بچنے کے بعد جنوب مشرقی عراق کے شہر اہواز (صوبۂ اہواز یا خوزستان کے صدر مقام) میں جا بسا۔ مسلمانوں

نے ایران کے اطراف میں بکھر جانے والے ان سورماؤں کا پیچھا نہ کیا اور اپنی توجہ عراق کی طرف مرکوز کر دی تو ایرانیوں کو خیال ہوا کہ مسلمان ان سے خوف زدہ ہو کر پیش قدمی کرنے سے رک گئے ہیں۔ اہل اہواز جوابی حملوں کی منصوبہ بندی کرنے میں پیش پیش تھے، وہ پہلے بھی صلح کا معاہدہ کر کے توڑ چکے تھے۔ ادھر بصرہ کے گورنر بدلتے رہے، عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ عتبہ بن غزوان کے ہاتھوں دوبارہ زیر ہوا تو وہ گورنر بنے۔ ان کی وفات کے بعد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جگہ لی۔ بصرہ میں موجود ایک صحابی ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ان پر بنو ہلال کی ام جمیل سے زنا کا الزام لگایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر مقرر کر دیا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ کا مقدمہ مدینہ میں خلیفہ کی عدالت میں پیش ہوا، لیکن چوتھے گواہ کے مضطرب ہونے کی وجہ سے تہمت ثابت نہ ہو سکی۔ انھی دنوں میں بحرین کے گورنر علاء بن حضرمی نے خلیفہ سے اجازت لیے بغیر بحری جہازوں کے ذریعے خلیج فارس کو عبور کیا اور رستے کے مقامات زیر کرتے ہوئے شہر اصطخر فتح کرنے کی ٹھانی۔ سمندری جنگ کا تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے انھوں نے اپنی پشت کو محفوظ نہ کیا۔ ایرانیوں نے ان کی واپسی کا راستہ کاٹ دیا تو وہ محصور ہو گئے۔ تب عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ و کوفہ سے دستے بھیج کر انھیں چھڑایا اور ان کو گورنری سے ہٹا کر عراق میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ماتحت کر دیا۔ اہواز کے اہل سیاست نے ان تبدیلیوں سے تاثر لیا کہ اب مسلمان امرا اقتدار کی جنگ میں الجھ کر کمزور ہو جائیں گے۔ ان کا مشاہدہ تھا کہ اقتدار کی کشمکش میں شریک ایرانی اراکین سلطنت موقع پاتے ہی اپنے ساتھیوں کو کچل دیتے تھے، اس طرح انھیں اوپر آنے کا موقع مل جاتا تھا۔ یہ سوچ کر کہ اسلامی حکومت میں بھی ایسا کھیل کھیلا جائے گا، وہ کھلم کھلا عہد شکنی پر اتر آئے، انھوں نے سابق گورنر مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طے کیا ہوا جزیہ دینے سے انکار کر دیا۔

اہواز میں پناہ لینے کے بعد ہرمزان نے میسان اور دست میسان میں موجود مسلمانوں کے خلاف کارروائیاں شروع کر دی تھیں۔ عتبہ بن غزوان نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کمک حاصل کرنے کے بعد سُلمی بن قین رضی اللہ عنہ اور حرملہ بن مریطہ رضی اللہ عنہ کو ان دونوں شہروں کی حفاظت کے لیے بھیجا۔ یہ دونوں بنوحنظلہ سے تعلق رکھتے تھے، انھوں نے بنووائل و کلیب (بنوعم) کے لوگوں سے مدد لی جو ان کے چچیرے تھے اور ماقبل اسلام سے صوبۂ اہواز (خوزستان) میں آباد تھے۔ ایک رات جب ہرمزان نہر تیری اور دلث کے مابین تھا، بنووائل و بنوکلیب نے ان دونوں شہروں پر قبضہ کیا اور سُلمی اور حرملہ نے اسے جا لیا۔ بہت جانی نقصان اٹھانے کے بعد ہرمزان اپنی فوج لے کر واپس اہواز شہر کو بھاگ گیا اور صلح کی درخواست کی۔ دریاے دجیل (دجلۂ کودک) اسلامی افواج اور ہرمزان

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کے مقبوضہ اہواز کے بیچ میں فاصل بن گیا۔ غالب وائلی کو مناذر کا اور کلیب بن وائل کو نہر تیری کا کمانڈر مقرر کیا گیا۔

فتح کے بعد عتبہ اور سُلمی رضی اللہ عنہ ایک وفد لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور خمس ان کے حوالے کیا۔ احنف بن قیس نے بصرہ میں مقیم مسلمانوں کی پریشاں حالی کی شکایت کی۔ انھوں نے کہا: ہم زمین شور میں جا پڑے ہیں، ایک طرف بیابان ہے اور دوسری طرف کھارا سمندر۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خسروی خاندان سے حاصل ہونے والے مال فے کا ایک حصہ اہل بصرہ کے لیے مختص کیا اور عتبہ کو حکم دیا کہ بصرہ کے معاملات احنف کے مشورے سے چلائے جائیں۔ ابن کثیر کے بیان کے مطابق بصرہ سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی ایک لشکر اہواز بھیجا تھا۔ بلاذری کا کہنا ہے کہ نہر تیری ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اور مناذر ان کے مقرر کردہ کماندار ربیع بن زیاد نے فتح کیا۔

ادھر ہرمزان اور غالب وکلیب میں سرحد کے تعین میں اختلاف ہو گیا۔ سُلمی رضی اللہ عنہ اور حرملہ رضی اللہ عنہ نے معاملہ نبٹانے کی کوشش کی تو ہرمزان نے ان کی ثالثی نہ مانی۔ اس نے کردوں کو ملا کر اچھی خاصی قوت فراہم کر لی تھی، اس لیے معاہدہ توڑ کر مقابلے پر اتر آیا۔ سُلمی نے عتبہ سے اور عتبہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے مدد چاہی۔ انھوں نے حرقوص بن زہیر سعدی رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں کمک بھیجی۔ ہرمزان اور حرقوص رضی اللہ عنہ کی افواج کے بیچ میں سوق اہواز کا پل تھا۔ ہرمزان کی دعوت پر مسلمانوں نے پل عبور کیا۔ سوق اہواز کے باہر لڑائی ہوئی۔ ہرمزان کو شکست ہوئی اور وہ رام ہرمز کی طرف بھاگا۔ حرقوص رضی اللہ عنہ نے جزء بن معاویہ کو اس کا پیچھا کرنے کے لیے بھیجا، وہ شغر تک گئے، لیکن ہرمزان ان کے ہاتھ نہ آیا۔ انھوں نے قریبی شہر دورق کا رخ کر لیا، یہاں کے باشندے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے، پھر جزیہ دینے پر آمادہ ہوئے اور واپس آ بسے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے صلح کی اجازت دینے کے ساتھ شہر میں نہر کھودنے اور بے آباد زمین کو آباد کرنے کی ہدایت کی۔ دوسری طرف حرقوص رضی اللہ عنہ نے اہواز کے باشندگان پر جزیہ عائد کیا اور خمس خلیفۂ ثانی کی خدمت میں مدینہ بھیج دیا۔ انھوں نے اہواز کے پہاڑ پر اپنی قیام گاہ بنائی۔ عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ لوگوں کو ان کے پاس آنے جانے میں دشواری پیش آتی ہے تو انھوں نے فوراً نیچے اتر آنے کی ہدایت کی۔ جب مقابلے کا چارہ نہ رہا تو ہرمزان نے بھی صلح کا خط لکھا، عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی درخواست قبول کر لی۔

یزدگرد اس وقت مرو یا اصطخر میں مقیم تھا، اس نے دیکھا کہ ایرانی جنگ جو مختلف اور متفرق معرکوں میں اسلامی افواج کی پیش قدمی روکنے کی کوشش کر رہے ہیں تو انھیں ہدایت کی کہ ایک متحدہ فوج تشکیل دے کر مسلمانوں کا راستہ روکیں۔ حرقوص رضی اللہ عنہ، جزء اور سُلمی کو اس کی تیاریوں کی اطلاع پہنچی تو امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مطلع

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کیا۔انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ نعمان بن مقرّن کی قیادت میں ایک بڑا لشکر فوراً اہواز بھیج دیا جائے۔عمر رضی اللہ عنہ نے چند دلیروں کے نام بھی تجویز کیے۔پھر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بھی حکم بھیجا کہ سہل بن عدی رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ایک فوج بھیجی جائے جس میں براء بن مالک رضی اللہ عنہ، مجزاہ بن ثور اور عرفجہ بن ہرثمہ شامل ہوں۔ ہرمزان نے سبقت کی اور اربک کے مقام پر نعمان بن مقرّن کے لشکر کو روک لیا، ایک سخت جنگ کے بعد اسے شکست ہوئی تو واپس رام ہرمز کو پلٹا، پھر شوستر (تستر) جا کر قلعہ بند ہو گیا۔نعمان نے رام ہرمز پر قبضہ کیا اور اہل ایذج سے مصالحت کر لی۔سہل رضی اللہ عنہ بصرہ سے چلے تھے، ان کو ہرمزان کی قلعہ بندی کا پتا چلا تو وہ بھی شوستر (تستر) پہنچ گئے۔اب سلمی، حرملہ، حرقوص اور جزء کی سربراہی میں دستے شوستر (تستر) کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ یزدگرد کی دعوت پر اطراف ایران سے آنے والے فوجیوں کا ایک بڑا لشکر شہر میں جمع ہو چکا تھا۔مسلمان فوجیوں نے فصیل شہر پھلانگنے کی کوشش کی، لیکن کامیاب نہ ہوئے۔کوفہ و بصرہ کے سالار ابوسبرہ نے امیر المومنین سے مدد مانگی تو انھوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک نیا لشکر لے کر خود شوستر (تستر) جانے کی ہدایت کی۔ انھوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں کوفہ سے کمک بھی بھیجی۔محاصرے کو کئی ماہ گزر چکے تھے، ہرمزان نے شہر سے باہر نکل کر دوبدو لڑائی کا فیصلہ کر لیا، اسے فتح کا یقین تھا۔اس کی دعوت مبارزت پر براء بن مالک (انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھائی) نکلے، لیکن شہید ہو گئے پھر مجزاہ بن ثور نے شہادت پائی۔اس کے بعد لڑائی رک گئی اور کوئی ایرانی آگے نہ آیا۔ایک دن گزر گیا اور دوسری صبح طلوع ہوئی۔اسی اثنا میں ایک ایرانی چھپتا ہوا آیا اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پناہ طلب کی۔انھوں نے یہ شرط رکھی کہ وہ شہر میں داخل ہونے کا کوئی راستہ بتائے۔اس نے بتایا کہ جس نہری راستے کے ذریعے دریاے دجیل سے شہر کو پانی سپلائی کیا جاتا ہے، وہاں سے شہر میں گھسا جا سکتا ہے۔ اشرس بن عوف اس شخص کے ساتھ گئے، انھوں نے غلاموں کا بھیس بنایا ہوا تھا۔ایرانی نے انھیں شہر کے راستے سمجھا دیے اور ہرمزان کا پتا بتایا۔اب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اشرس کے ساتھ ۴۰ کمانڈو بھیجے، ۲۰۰ مہم جوان کے پیچھے پیچھے تھے۔ظلمت شب میں انھوں نے پہرے داروں کو قتل کر کے فصیل پر قبضہ کر لیا۔دروازے کھل گئے اور شہ سوار داخل ہوئے۔ ہرمزان فرار ہو کر قلعے میں جا گھسا۔اپنے آپ کو حوالے کرنے کے لیے اس نے یہ شرط لگائی کہ عمر رضی اللہ عنہ خود اس کے بارے میں فیصلہ کریں۔شرط مانی گئی تو اس نے ہتھیار ڈالے۔اس کا خوزستان اور جنوبی ایران کی حکمرانی کا خواب چور چور ہو چکا تھا۔اسے باندھ دیا گیا، قائد جیش ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور احنف بن قیس کی معیت میں اس کو عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا۔اب شہریوں کی طرف سے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کوئی مزاحمت نہ تھی۔ سقوط کے بعد خمس مدینہ ارسال کیا گیا، گھڑ سوار کو تین ہزار درہم ملے جبکہ پیادہ کے حصے میں ایک ہزار آئے۔

شوستر سے چند میل دور مغرب میں واقع سوس (شوش یا شوشان) کے شہر میں ہرمزان کا بھائی شہریار حاکم تھا۔ محاصرۂ شوستر (تستر) کے دوران میں اہل سوس کی ابوسبرہ کی فوج سے کئی جھڑپیں ہو چکی تھیں، ان میں مسلمانوں کو جانی نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ چنانچہ شوستر (تستر) سے فارغ ہونے کے بعد ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سوس کا رخ کیا۔ ایک طویل محاصرے کے بعد جب شہر والوں کا غلہ ختم ہو گیا تو انھوں نے ہتھیار ڈالے۔ دہقان سوس (امیر شوش) نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اپنے ۱۰۰ اہل خانہ کی جان بخشی کا وعدہ لیا تھا، شومئ قسمت کہ اپنا نام لینے کا اسے خیال نہ رہا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دے دیا۔ شہر فتح کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں پر اللہ کے نبی دانیال علیہ السلام کی قبر ہے۔ ان کا جسد کھلا نظر آتا ہے اور لوگ ان سے بارش کی دعائیں مانگتے ہیں۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا، انھوں نے جسد مبارک کو کفن پہنا کر قبر بند کرنے کا حکم دیا۔ یہ قبر آج بھی موجود ہے، انیسویں صدی میں اس پر مزار تعمیر کیا گیا۔ فتح سوس (شوش) کے بعد ایرانی شاہ سوار سیاہ اور اس کے ساتھیوں نے اسلام قبول کیا، سیاہ نے اپنے لیے عطیات کا مطالبہ کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی اجازت سے ۶ سرداروں کو ۲۵۰۰ اور ۱۰۰ افراد کو ۲۰۰۰ دینار دیے گئے۔ سوس کے بعد جندیٰ سابور کا محاصرہ ہوا، اسلامی فوج میں شامل ایک غلام نے ازخود شہر والوں کو امان کا پروانہ لکھ بھیجا۔ خلیفۂ دوم رضی اللہ عنہ نے اس کی منظوری دے دی۔

انس رضی اللہ عنہ اور احنف مدینہ کے قریب پہنچے تو انھوں نے ہرمزان کو اس کا سونے سے جڑاؤ کیا ہوا دیبا کا لباس پہنایا، موتیوں اور جواہرات سے مزین تاج (آذین) سر پر رکھا اور خالص سونے سے بنا ہوا، موتیوں اور یاقوت سے مرصع عصا ہاتھ میں تھما دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں نہ تھے، انھیں بتایا گیا کہ وہ اہل کوفہ کے ایک وفد سے ملنے مسجد نبوی گئے ہیں۔ وہاں بھی نہ ملے تو مدینہ کے کچھ لڑکوں سے معلوم ہوا، کوفی وفد واپس ہوا تو انھوں نے چغہ اتار کر سر تلے دابا اور مسجد کے دائیں کنارے سو گئے۔ ہرمزان انھیں اس حالت میں سویا دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ اس نے پوچھا: ان کا ایوان کیا ہوا اور دربان کہاں ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو ہرمزان کو فوراً اس کی ہیئت سے پہچان لیا۔ انھوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس جیسے لوگ اسلام کے مطیع ہو گئے ہیں، انھوں نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ اس جاہ سے دھوکا نہ کھا جائیں۔ امیر المومنین نے ہرمزان سے اس وقت تک گفتگو کرنے سے انکار کر دیا جب تک وہ اپنی شاہانہ وضع نہیں بدلتا۔ انھوں نے بار بار اس سے اس کی عہد شکنی کا سبب پوچھا۔ اس نے عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

میں غصہ دیکھا تو کہا: مجھے ڈر ہے کہ آپ مجھے قتل کرا دیں گے۔اس نے پانی منگوایا، مٹی کے پیالے میں پانی دیا گیا تو پینے سے انکار کر دیا۔دوسرا پیالہ آیا تو اس نے کانپتے ہاتھوں سے پیالہ تھام کر کہا: مجھے پانی پیتے ہوئے مروا دیا جائے گا۔عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو تسلی دی کہ تمھارے پانی پینے تک تمھیں کچھ نہ کہا جائے گا۔ ہرمزان نے پیالہ انڈیلا اور پانی گرا دیا۔عمر رضی اللہ عنہ نے پانی دوبارہ لانے کا حکم دیا تو اس نے کہا: اب میں پانی نہ پیوں گا، مجھے تو امان چاہیے تھی۔عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا۔انھوں نے کہا: میں تمھیں مار ڈالوں گا۔ ہرمزان نے کہا: آپ مجھے امان دے چکے ہیں۔عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ، احنف بن قیس اور دوسرے حاضرین نے اس کے امان میں آنے کی تائید کی تو وہ خاموش ہو گئے اور کہا: ہرمزان، تو نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ بخدا، میں صرف مسلمان ہی سے دھوکا کھاتا ہوں۔تب ہرمزان مسلمان ہو گیا اور مدینے میں مقیم ہو گیا۔امیر المومنین نے اس کے لیے ۲ ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا۔وہ عمر کے ساتھ ساتھ رہتا اور وہ بھی اس سے مشورہ طلب کرتے۔جب خلیفۂ ثانی کی شہادت ہوئی تو ہرمزان ہی پر ان کے قتل کی سازش رچانے کا الزام لگا۔عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی بنا پر اسے اور اس کے ساتھی جفینہ کو قتل کیا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سیدنا عمر کو بہت تجسس تھا کہ ایرانی مسلمانوں سے کیے ہوئے معاہدات کا پاس کیوں نہیں کرتے؟ بار بار ان کی طرف سے عہد شکنی کیوں ہوتی ہے؟ ان کا خیال تھا کہ شاید اس کی وجہ یہ رہی ہو کہ مسلمان اہل کار ذمیوں سے اچھا سلوک نہ کرتے ہوں۔شوستر (تستر) سے آنے والے وفد نے اس خیال کی شدت سے نفی کی۔احنف بن قیس نے کہا: آپ نے ہمیں ملک ایران میں مزید پیش قدمی سے روک رکھا ہے جبکہ ایرانی بادشاہ یزدگرد اپنی قوم میں موجود ہے اور انھیں ہمارے خلاف اکساتا رہتا ہے۔آپ اجازت دیں، ہم آگے بڑھ کر اس کا رہا سہا اقتدار بھی ختم کر ڈالیں۔ایرانیوں کو کسی جانب سے امید نہ رہے گی تب ہی ان کا جوش مزاحمت سرد پڑے گا۔ ہرمزان نے بھی اس بات کی تائید کی تو عمر رضی اللہ عنہ کو اطمینان ہو گیا۔

ادھر نہاوند میں اکٹھے ہونے والے ایرانی سردار جو اپنی پے در پے شکستوں کے اسباب پر غور کر رہے تھے، اس نتیجے پر پہنچے کہ ایران کی مرکزی حاکمیت کمزور ہونے سے اس کی افواج بھی کمزور پڑ گئی ہیں۔سب نے مل کر یزدگرد کو دعوت دی کہ وہ ایران کی شاہی روایات کا امین ہونے کی وجہ سے اپنی افواج کی قیادت خود کرے۔اس نے یہ دعوت بخوشی قبول کر لی۔شاہ مدائن سے فرار ہونے کے بعد در بدر کی ٹھوکریں کھا چکا تھا، وہ حلوان سے رے آیا، وہاں سے اصفہان پہنچا، پھر اصطخر۔اس کے بعد مرو اس کی پناہ گاہ رہی۔اس نے ایران کے گوشے گوشے میں موجود فوجی قوت

نہاوند منتقل کرنے کی ہدایت کی۔ اس طرح ۱۵ لاکھ کی فوج نہاوند میں اکٹھی ہو گئی، فیرزان ان کی قیادت کر رہا تھا۔ اب خلیفۂ ثانی کے لیے ممکن نہ تھا کہ پیش قدمی سے گریز کرنے کی پالیسی برقرار رکھتے، انھوں نے فتوحات عجم کو وسعت دینے کا فیصلہ کر لیا۔

اسی اثنا میں کوفہ کے لوگ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے خلاف طرح طرح کی شکایتیں دارالخلافہ ارسال کر رہے تھے۔ انھوں نے یہاں تک کہا کہ وہ تو نماز بھی خوب نہیں پڑھاتے۔ اس مہم میں جراح بن سنان پیش پیش تھا۔ مدینہ میں ان کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو انھوں نے محمد مسلمہ کو تحقیقات کے لیے کوفہ بھیجا۔ محمد، سعد اور جراح مدینہ پہنچے، سعد رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی الزام ثابت نہ ہو سکا تھا پھر بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں معزول کرنا بہتر سمجھا۔ انھوں نے کوفہ میں سعد رضی اللہ عنہ کے قائم مقام امیر عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان رضی اللہ عنہ کی تقرری برقرار رکھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اطلاع بھیجی کہ فیرزان اپنی فوج لے کر ہمدان جا رہا ہے، اس کی منزل حلوان ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانے کے بعد لوگوں سے مشورہ کیا کہ کیا میں خود قیادت کرتے ہوئے اسلامی فوج عراق لے جاؤں؟ کچھ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، تاہم علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے اسلامی سلطنت کو ایک لڑی میں پرو رکھا ہے۔ عجمی آپ کو میدان جنگ میں پا کر ختم کرنے کی کوشش کریں گے، اگر یہ لڑی بکھر گئی تو دوبارہ کبھی اکٹھی نہ ہو سکے گی۔ آپ اہل کوفہ کو خط لکھیں کہ وہ اس مہم میں شریک ہوں اور اہل بصرہ ان کے ساتھ تعاون کریں۔ مزید مشاورت کے بعد نعمان بن مقرّن رضی اللہ عنہ کو کمانڈر مقرر کرنے کا فیصلہ ہوا۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com